نیز آپ نے وقتاً فوقتاً مختلف عنوانات کے تحت مضامین اور مقالات بھی لکھے ہیں، جو ترجمان الحدیث کے علاوہ ملک کے معروف دینی جرائد و مجلات میں بھی اشاعت پذیر ہوئے۔ بعض احباب مخلصین کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے اٹھائیس مضامین و مقالات کتابی شکل میں مرتب کر کے ''جواہر ہدایت'' کے نام سے شائع کئے گئے ہیں، ہر مضمون اپنی افادیت کے لحاظ سے مفید اور قابل قدر ہے۔ پیش نظر کتاب اردو دینی لٹریچر میں ایک شاندار اضافہ ہے، دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو قارئین کے لئے ذریعہ ہدایت اور مؤلف کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے (آمین)

......☆......☆......☆......

نام کتاب؛ خرافات حنفیت
مصنف؛ فاروق الرحمٰن یزدانی
صفحات؛ 152
قیمت؛ درج نہیں
ناشر؛ ادارہ تحفظ افکار اسلام میر پور شاہ کوٹ
ملنے کا پتہ؛ مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد 0300-6628021

مسلک احناف سے وابستہ دیو بندی مکتبہ فکر کے متعلق ہمارا نقطہ نظر ہمیشہ یہی رہا ہے کہ حتی الوسع ان سے ٹکراؤ کی کوئی صورت پیدا نہ ہونے دی جائے، کیونکہ اس پرفتن دور میں اہل توحید کی باہمی آویزش باطل گروہوں کی تقویت کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ احباب دیو بند اس مصلحت کا چنداں خیال نہیں رکھتے، اور وہ اپنی صلاحیتوں کو غیر اسلامی مذاہب یا فرق باطلہ کی سرکوبی کیلئے استعمال کرنے کی بجائے اہل حدیث پر طعنہ زنی و نیش زنی کرتے رہتے ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ مال، زر، جان اور اولادوں کی قربانیاں دے کر کفر زار برصغیر میں توحید و سنت کا علم بلند کیا اور بے شمار مصائب سہہ کر عمل بالحدیث کی اس شمع کو فروزاں کیا جو صدیوں سے بجھی بجھی اور خاموش تھی، مستقبل کا دیانت دار اور غیر جانبدار مؤرخ گواہی دے گا کہ اگر متحدہ ہندوستان میں اہل حدیث نہ ہوتے تو یہاں حنفیت (دیو بندیت) بریلویت کے دائرے سے باہر نہ نکل سکتی۔ اس لئے دیو بندیت رہین منت ہے اہل حدیث کی یہی وجہ ہے کہ اہل حدیث کا رویہ دیو بندیوں سے ہمیشہ مخلصانہ اور برادرانہ ہی رہا ہے ہم نے کبھی بھی اپنے اور ان کے

درمیان دوری محسوس نہیں کی' اور جب بھی' کہیں بھی ان سے تناؤ یا ٹکراؤ کی صورت پیدا ہونے کو آئی تو اہل حدیث نے توحید کو قدر مشترک قرار دے کر چشم پوشی سے کام لیا اور خوش اسلوبی سے حالات کو کنٹرول کیا' الا یہ کہ پانی سر سے گزرنے لگے۔ چنانچہ اہل حدیث کی قدیم سے آج تک کی تاریخ شاہد ہے کہ انہوں نے اکابر دیوبند کا خوب خوب احترام کیا' ان کا نام از حد احترام سے لیا اور انہیں اپنے جلسوں' کانفرنسوں' اجتماعات اور تقریبات میں مہمان خصوصی' صدر اور مقرر کی حیثیت سے مدعو کیا' لاہور کی آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس میں آغا شورش کاشمیری اور مولانا عنایت اللہ گجراتی کی شرکت اور تقاریر سننے والے لوگ ابھی بقید حیات ہیں۔ الحمد للہ اہل حدیث نے اس بارے میں کبھی بھی تنگ دلی یا کم ظرفی کا ثبوت نہیں دیا' نہ ہی فتوی میں کبھی ان پر کیچڑ اچھالا' نہ ہی جمعہ وعیدین کے خطبات میں کبھی ان پر تنقید کی' کہ یہ اہل حدیث کا نہ تو مزاج ہے اور نہ روایت' اہل حدیث کے مدارس میں شروع سے آخر تک بلاتفریق مسلک ہر طالب علم کو داخلہ دیا گیا اور پڑھنے کی سہولت مہیا کی گئی۔ مگر دوسری طرف یہ صورت رہی کہ مدارس کے تعارفی لٹریچر میں صاف صاف لکھا گیا کہ غیر مقلد یعنی اہل حدیث کو داخلہ نہیں دیا جائے گا' کتب حدیث پڑھ کر اگر کسی طالب علم نے رفع الیدین اور آمین بالجہر والی احادیث پر عمل کیا تو اسے مدرسے سے خارج کر دیا گیا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ مختلف مدارس سے تکمیل وتحصیل علم کے بعد دار العلوم دیوبند میں زیر تعلیم رہے اس کے باوجود تقسیم اسناد کے وقت انہیں سند عطا کرنے میں بخل سے کام لیا گیا۔ یہ کس قدر افسوس اور ناانصافی ہے کہ ایک طرف اہل حدیث کی جانب سے اس قدر مصالحت' نرمی اور رواداری اور دوسری طرف سے اسے کمزوری پر محمول کر کے اہل حدیث کے خلاف ہمیشہ طوفان بدتمیزی اٹھایا جاتا رہا۔

کہیں تند وتیز مخالفانہ ومتعصبانہ تقریریں' کہیں جارحانہ قسم کی کتابیں واشتہارات' اور کہیں بے سروپا اعتراضات' مولانا خیر محمد جالندھری مرحوم' مولانا غلام اللہ خان مرحوم' اور مولانا محمد امین صفدر کے رویے تو سب کو معلوم ہی ہیں۔ الغرض علمائے اہل حدیث نے ہمیشہ ہر شہر' ہر علاقے اور ہر دور میں علمائے دیوبند کے ساتھ صلح ومفاہمت ہی کو ترجیح دی اور اس کے بالمقابل علمائے دیوبند نے ہمیشہ اور ہر جگہ سب سے بڑھ کر عاملین وحاملین قرآن وسنت کی مخالفت کی۔

اپنی تحریروں میں انہوں نے ایسی بدتہذیبی اور اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کیا اور ایسی ایسی کتابیں شائع کیں کہ کوئی شریف آدمی انہیں پڑھ بھی نہیں سکتا۔

اس سلسلے میں مولانا عبدالغنی طارق لدھیانوی دیو بندی، مہتمم جامعہ حمیر اللبنات رحیم یار خان کی ایک کتاب ''شادی کی پہلی دس راتیں'' کا نام بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔[1] اسی طرح ''تحفہ اہل حدیث'' کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے اسے خوب پھیلایا اور تقسیم کیا گیا۔اس کے مصنف ''ابو بلال جھنگوی'' ہیں، مصنف کی اخلاقی جرات ملاحظہ ہو کہ وہ اپنا نام اور تعارف وضاحت سے لکھنے کی جسارت نہیں کر سکتے۔انہوں نے اس کتاب میں ایسے گھٹیا اور بھونڈے انداز سے قرآن وسنت پر حملے کئے اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کو نشانہ بنایا کہ الامان والحفیظ، محب مکرم حضرت مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی حفظہ اللہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ایک نامی گرامی، عالی قدر استاذ ہیں۔جن سے ہمارا نیاز مندانہ اور انتہائی مخلصانہ تعلق ہے، آں محترم کا تقریر و تدریس کے ساتھ ساتھ قلم و قرطاس سے بھی مضبوط تعلق ہے۔

ایک زمانہ تھا جب ہمارے محترم بھی حنفی دیو بندی مقلد تھے۔دینی علوم کی تحصیل کے بعد قرآن وحدیث کے انوار سے شعور کے دریچے وا ہوئے تو آپ بھی دوسرے بیسیوں اہل علم کی طرح تقلیدی بندھن سے آزاد ہو کر اور دیو بندیت کو خیر باد کہہ کر عاملین و حاملین قرآن وسنت کے قافلے میں آ شامل ہوئے۔(واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم)

آپ چونکہ تقلید کی پر خار وادی میں گھوم پھر کر آئے ہیں اور اس کے اندرونی رازوں سے بخوبی واقف ہیں،اس لئے گوجرانوالہ کے محترم مولانا حافظ اشفاق الرحمٰن شجاع اور مولانا حافظ محمد عثمان اسحاق نے گم نام دیو بندی ابو بلال جھنگوی کی بدنام زمانہ کتاب ''تحفہ اہل حدیث'' کا جواب لکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔یہ کتاب اس لائق تو نہیں کہ اس کا جواب لکھا جاتا۔مگر برادران گرامی کے اصرار کے پیش نظر علامہ یزدانی حفظہ اللہ نے انتہائی مختصر وقت میں عجلت کے ساتھ ''خرافات حنفیت'' کے نام سے ''تحفہ اہل حدیث'' کے مندرجات کو طشت ازبام کیا ہے۔یاد رہے کہ یہ کتاب ''جواب آں غزل'' کے طور پر لکھی گئی ہے۔اس موقعہ پر ہم کہنا چاہیں گے کہ

ہے یہ گنبد کی صدا
جیسی کہو ویسی سنو

دعا ہے کہ اللہ کریم مولانائے محترم کے علم وعمل اور مساعی میں برکت فرمائے (آمین) اور ان کی یہ تازہ تصنیف گم گشتگان راہ ہدایت اور طالبان حق وصداقت کے لئے مشعل راہ ثابت ہو۔آمین

---

[1] اس کا جواب شیخ الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شادی کی دوسری دس راتیں'' اور محترم عمر فاروق قدوسی نے ''اہل حدیث پر مزید کرم فرمائیاں'' کے نام سے تحریر فرمایا ہے جو کہ شائع ہو چکا ہے (ادارہ)